

اس بات کا ثبوت کہ قرآن اللہ کا کلام ہے

برادر زید پٹیل



دعوت کیسے دیں؟

Islamic Information Center

Andheri Bakery Compound, Andheri Stn. Jama Masjid,
Andheri (w), Mumbai 400058, Maharashtra, India.

+9122 32902489 / 64269999

W: www.islamsmessage.com E:

islamsmessage@gmail.com

1. قرآن جس طرح تھا اسی طرح سے آج بھی محفوظ ہے

اللہ تعالیٰ سورہ الحجرات ۱۵ آیت ۹ میں فرماتا ہے۔

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ

بے ہم نے ذکر کو نازل کیا اور یقیناً ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

اس پیشین گوئی کی تکمیل کا ثبوت یہ قرآن ہے کہ ۱۴۰۰ سال سے قرآن بغیر کسی تبدیلی کے اب بھی باقی ہے۔ بغیر کسی پرنٹنگ پریس، فوٹو کاپی مشین اور جملہ حقوق کی حفاظت کے وجود کے بغیر اتنی لمبی مدت تک کسی چیز کا بلا تبدیلی محفوظ ہونا خود اپنے آپ میں ایک معجزہ ہے۔

قرآن کے کئی پرانے نسخہ آج بھی موجود ہیں مثلاً تاشقند کی لائبریری میں موجود سمرقندی نسخہ، ازبکستان میں ایک نسخہ موجود ہے۔ سوات یونین کا جنوبی علاقہ، اور ٹوپکاپی نسخہ جو کہ استنبول ترکی کے میوزیم ٹوپکاپی میں پایا گیا۔

اور یہ تمام نسخہ بالکل یکساں اور اسی طرح ہے جس طرح قرآن آج ہر مسلمان کے گھر میں موجود ہے بلا کسی ایک آیت کی تبدیلی کے، یہاں تک کہ لاکھوں ایسے لوگ موجود ہیں جنہوں نے مکمل قرآن کریم کو یاد کیا ہے، اس پیشین گوئی کا مکمل ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ قرآن نہ تبدیل ہونے والا اللہ کا کلام ہے۔

2. قرآن کے مثل صرف ایک سورہ بنانے کا چیلنج

اللہ تعالیٰ سورہ بقرہ ۲۳ اور ۲۴ میں فرماتا ہے

وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّثْلِهِ

وَادْعُوا شُهَدَاءَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ -

فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا

فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ -

ہم نے جو کچھ اپنے بندے پر اتارا ہے اس میں اگر تمہیں شک ہو اور تم سچے ہو تو اس جیسی ایک سورت تو بنا لاؤ تمہیں اختیار ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور اپنے مددگاروں کو بھی بلاؤ، پس اگر تم نے نہ کیا اور تم ہر گز نہیں کر سکتے تو اسے سچا مان کر اس آگ سے بچو جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں، جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

3. سائنسی حقائق

محمد ﷺ کے زمانہ کے معیار تعلیم کو مد نظر رکھا جائے تو یہ بات کسی طرح بھی قابل اعتبار نہیں لگتی کہ قرآن کے وہ بہت سارے بیانات جو سائنس سے متعلق ہیں، کسی انسان کا نتیجہ فکر ہو سکتے ہیں، بلکہ سچ تو یہ ہے کہ قرآن کو صرف ایک مظہر وحی نہ سمجھ کر اسے ایک خاص مقام دیا جانا بالکل حق بجا ہوگا، کیونکہ قرآن سائنٹفک استناد اور قطعیت کی ضمانت دیتا ہے اور اپنے اندر ایسے سائنسی بیانات رکھتا ہے کہ آج جب انھیں پڑھا جاتا ہے تو انسانی اصطلاحوں میں ان کی تشریح ایک چیلنج نظر آتی ہے۔

[بائبل، قرآن اور سائنس، مورس بوکائی]

اللہ تعالیٰ سورہ فصلت ۴۱ میں فرماتے ہیں

سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ

عنقریب ہم انھیں اپنی نشانیاں آفاق عالم میں بھی دکھائیں گے اور خود ان کی اپنی ذات میں بھی یہاں تک کہ ان پر کھل جائے کہ حق یہی ہے۔

قرآن میں موجود سائنسی حقائق میں سے چند کا خلاصہ، جو کہ دعوت دیتے وقت کافی مددگار ثابت ہوتے ہیں

Sr.	ترجمہ	آیت	سائنسی حقائق
1.	کیا کافر لوگوں نے نہیں دیکھا کہ آسمان اور زمین باہم ملے جلے تھے پھر ہم نے انھیں جدا کیا۔ انبیاء ۳۰-۳۱	أَوَلَمْ يَرَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا	کائنات کی تخلیق THE BIG BANG پوری کائنات ابتداء میں ایک بڑے دھوئیں کی مانند تھی پھر ایک عظیم دھماکہ ہوا جس کے نتیجے میں سیاروں اور کائنات وجود میں آئیں۔
2.	وہ اللہ ہے جس نے رات اور دن اور سورج اور چاند کو پیدا کیا ہے ان میں سے ہر ایک اپنے اپنے آسمان میں تیرتا پھرتا ہے۔ انبیاء ۳۳-۳۴	وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ كُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ	سورج کا چلنا سورج کا ایک کتلہ ہے جہاں وہ ۲۵ دن میں ایک چکر مکمل کرتا ہے جس کا معنی یہ ہے کہ اندازاً سورج ۲۵ دن میں اپنے مدار کے پاس ایک چکر پورا کرتا ہے، ایک اندازہ کے مطابق سورج ۱۵۰ میل کا چکر ایک سیکنڈ میں مکمل کرتا ہے اور ۲۰۰ ملین سالوں میں ایک چکر مکمل کرتا ہے۔
3.	کفار کہتے ہیں کہ ہم پر قیامت قائم ہونے والی نہیں، آپ کہہ دیجئے کہ مجھے میرے رب کی قسم، جو عالم الغیب ہے کہ وہ یقیناً تم پر آئے گی اللہ تعالیٰ سے ایک ذرے کے برابر کی چیز بھی پوشیدہ نہیں نہ آسمانوں میں اور نہ زمین میں بلکہ اسے بھی چھوٹی اور بڑی ہر چیز کھلی کتاب میں موجود ہے۔ [قرآن ۳۳-۳۴]	وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَأْتِينَا السَّاعَةُ قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّي لَتَأْتِيَنَّكُمْ عَالِمِ الْغَيْبِ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَلَا أَصْغَرُ مِنْ ذَلِكَ وَلَا أَكْبَرُ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ	جوہری ذرات کا وجود موجودہ دور میں جدید سائنس اتنا ترقی کر چکی ہے کہ اس کے لئے ممکن ہو گیا ہے کہ وہ چھوٹے چھوٹے ذرات کا انکشاف کر سکے اور ان ذرات کا پتہ لگانا بیسویں صدی کے بعد ہی ممکن ہو سکا ہے۔
4.	کیا ہم نے زمین کو فرش نہیں بنایا اور پہاڑ کو میخیں۔ [سورہ نباہ ۸۷ آیت ۶-۷] ہم نے زمین میں پہاڑ بنا دیئے تاکہ وہ مخلوق کو ہلانہ سکے اور ہم نے اس میں کشادہ راہیں بنا دیں کہ وہ ہدایت حاصل کریں [سورہ انبیاء ۲۱-۳۱]	7-6: 78 أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ مِهَادًا وَالْجِبَالَ أَوْتَادًا 21:31 وَجَعَلْنَا فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَنْ تَمِيدَ بِهِمْ وَجَعَلْنَا	پہاڑ میخوں کی مانند ہیں۔ زمین کا نصف قطر ۷۵۰۰ میل ہے جس کا ۳۰ میل تک کا حصہ باریک خول کی مانند ہے جس کے ہلنے کا امکان بہت ہی زیادہ ہے جس کے لئے پہاڑ میخ یا خیمہ کے کھونٹے کے مانند ہے جو کہ زمین کے خول کو پکڑے ہوئے ہیں اور اس کے اندر مضبوطی لاتے ہیں سمندر کی تہہ میں یہ خول پانچ کیلو میٹر تک باریک ہے تقریباً ۳۵ کیلو میٹر تک کے نیچے کا حصہ

		فِيهَا فَجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ	برا عظم سے متعلق تہہ ہے اور ۸۰ کلومیٹر تک کا حصہ بڑے پہاڑوں کی جڑوں پر پکڑے ہوئے ہے۔
5.	اس نے دو دریا جاری کر دیئے جو ایک دوسرے سے مل جاتے ہیں ان دونوں میں ایک آڑ ہے کہ اس سے بڑھ نہیں سکتے۔ [سورہ رحمان ۵۵ آیت ۱۹ - ۲۰]	مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَا يَبْغِيَانِ	کھارے اور میٹھے پانی کے درمیان پردہ نہ دکھنے والی آڑ دو مختلف پانیوں کے درمیان موجود ہیں۔ جب کہ ایک سمندر کا پانی دوسرے سے جا کر ملتا ہے تو وہ اپنی صفات اور خصوصیات کو کھودیتا ہے اور دوسرے جانب موجود پانی کی صفت کی اپنے اندر داخل کر لیتا ہے گرچہ وہ ملتے اور ایک دوسرے میں گھل جاتے ہیں لیکن اب بھی وہ جدا صفت والے ہی ہوتے ہیں۔
6.	یا مثل ان اندھیروں کے ہے جو نہایت گہرے سمندر کی تہہ میں ہوں جسے اوپر تلے کی موجوں نے ڈھانپ رکھا ہو، پھر اوپر سے بادل چھائے ہوئے ہوں، الغرض اندھیریاں ہیں جو اوپر تلے پے در پے ہیں، جب اپنا ہاتھ نکالے تتوا سے بھی قریب ہے کہ نہ دیکھ سکے اور جسے اللہ ہی نور نہ دے اس کے پاس کوئی روشنی نہیں ہوتی۔ [سورہ نور ۲۴ - ۲۵]	أَوْ كَظُلُمَاتٍ فِي بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهِ سَحَابٌ ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ إِذَا أَخْرَجَ يَدَهُ لَمْ يَكْذِبْ رَأَاهَا وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِنْ نُورٍ	سمندر کی گہرائیوں میں اندھیرا روشنی جب پانی سے ٹکراتی ہے تو وہ اپنی رنگت کو کھوئی جاتی ہے عام طور سے روشنی میں سات رنگ ہوتے ہیں جو آہستہ آہستہ ختم ہوتے جاتے ہیں ۱۰ سے ۱۵ میٹر تک سرخ رنگ ۳۰ سے ۵۰ میٹر تک نارنگی ۱۰۰ میٹر تک پیلا ۱۰۰ سے ۲۰۰ کلومیٹر تک ہرا ۲۰۰ کلومیٹر تک بنفشی رنگ اور ۲۰۰ سے اوپر انڈیگو رنگ ۱۰۰۰ میٹر تک مکمل اندھیرا ہو جاتا ہے۔
7.	اور ہر زندہ چیز کو ہم نے پانی سے پیدا کیا۔ [سورہ انبیاء ۲۱ - ۳۰]	وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ أَفَلَا يُؤْمِنُونَ	ہر زندہ چیز پانی سے تخلیق دی گئی ہے انسانی خلیوں کا بنیادہ مادہ سائٹوپلازم ۸۰ فیصد پانی سے بنا ہوتا ہے اور جدید تحقیق یہ ثابت کرتی ہے کہ حیوانی جسم کی ساخت تقریباً ۵۰ سے ۹۰ فی صد تک پانی سے بنی ہوئی ہے۔
8.	پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ علاقہ کا ایک معنی جسے ہوئے خون کے ہیں اسی طرح کوئی چیز چمٹ جائے یا جونک کی مانند مادہ کو بھی عربی میں علاقہ کہا جاتا ہے۔	اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ	انسان کی تخلیق علاقہ سے ہوئی ہے۔ جو کہ جونک کی مانند ایک مادہ ہوتا ہے ایک جنین جب وہ شروعاتی مرحلہ پر ہوتا ہے تو جب اسے بالکل طاقتور مائیکروسکوپ سے دیکھا جائے تو وہ جونک کی مانند دکھائی دیتا ہے وہ صفت میں بھی ویسا ہی ہوتا ہے یعنی خون چوستا ہے۔
9.	جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا اور کار ساز مقرر کر رکھے ہیں ان کی مثال مکڑی کی سی ہے کہ وہ بھی ایک گھر بنا لیتی ہے حالانکہ تمام گھروں سے زیادہ بودا گھر مکڑی کا ہی ہے۔ [سورہ عنکبوت ۲۹ - ۳۱]	مَثَلُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوتِ اتَّخَذَتْ بَيْتًا وَإِنَّ أَوْهَنَ الْبُيُوتِ لَبَيْتُ	مکڑی کا جالا، جو کہ سب سے کمزور ہوتا ہے۔ مادہ مکڑی گھرنی ہے مکڑیوں کے گھر کا رشتہ بھی بہت کمزور ہوتا ہے یہاں تک کہ کئی مرتبہ مادہ مکڑی ز مکڑے کو قتل کر دیتی ہے ماں بچوں کو مار ڈالتی ہے

		الْعَنَكَبُوتِ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ	ایک جنس دوسرے کو قتل کر دیتی ہے۔
10.	کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیاں جمع کریں گے ہی نہیں، ہاں کریں گے ہم تو قادر ہیں کہ اس کی پور پور تک درست کر دیں۔ [سورہ قیامہ ۷۵-۳، ۴]	أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَلَّنْ نَجْمَعَ عِظَامَهُ - بَلَىٰ قَادِرِينَ عَلَىٰ أَنْ نُسَوِّيَ بَنَانَهُ	انگلیوں کے نشانات ایسا ممکن نہیں ہے کہ ساری دنیا میں کسی دو آدمی کی انگلیوں کے نشانات یکساں ہوں اور یہ انکشاف سر فرانسس گولٹ کے ذریعہ ۱۸۸۰ عیسوی میں ہوا۔
11.	جن لوگوں نے ہماری آیتوں سے کفر کیا انہیں ہم یقیناً آگ میں ڈال دیں گے جب ان کی کھالیں پک جائیں گی ہم ان کے سوا اور کھالیں بدل دیں گے تاکہ وہ عذاب پکھتے رہیں، یقیناً اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے۔ [سورہ نساء ۴-۵۶]	إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصْلِيهِمْ نَارًا كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَزِيزًا حَكِيمًا	درد کا احساس چڑیوں کے ذریعہ ہوتا ہے موجودہ انکشافات یہ واضح کرتے ہیں کہ درد کا احساس چڑیوں کے ذریعہ ہوتا ہے جس کے بغیر ایک آدمی کے لئے ممکن ہی نہیں کہ اسے درد ہو، جب کہ پہلے صرف یہی خیال کیا جاتا تھا کہ درد کا احساس دماغ ہی پر منحصر ہے۔

4. قرآن میں کوئی تضاد نہیں

اللہ تعالیٰ سورہ نساء ۴ آیت ۸۲ میں فرماتے ہیں

أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ الْقُرْآنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا

کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے اگر یہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو یقیناً اس میں بہت کچھ اختلاف پاتے۔

۲۳ سال کی مدت میں محمد ﷺ پر نازل ہوا اگر قرآن کسی انسان کے ذریعہ لکھا جاتا تو یقیناً اس میں خود بخود اختلاف پایا جاتا اور حالات اور واقعات کے پیش نظر اتنے لمبے عرصہ میں اس میں تبدیلیاں کرتے رہتا ایک آدمی ہمیشہ ایک ہی چیز نہیں لکھ سکتا ہے، جب کہ قرآن کریم کا پیغام مکمل طور سے ہم آہنگ ہے، مگر اللہ تعالیٰ نے ساری انسانیت کو قرآن میں تضاد ڈھونڈنے کا چیلنج کیا ہے اگر کوئی انسان قرآن لکھتا تو یقیناً اس میں اختلاف پایا جاتا۔

کچھ لوگوں نے قرآن کی بعض آیتوں کو سیاق و سباق سے علاحدہ کر کے یا غلط پس منظر میں پیش کر کے قرآن میں تضاد دکھانے کی کوشش کی ہے البتہ اگر مکمل سیاق و سباق سے دیکھا جائے تو جواب واضح ہوتا ہے کہ قرآن میں ایک بھی اختلاف نہیں یہ ایک واضح دلیل ہے کہ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔

5. نبی امی کے ذریعہ لایا گیا

اللہ تعالیٰ سورہ العنکبوت ۲۹-۳۸ میں فرماتا ہے

وَمَا كُنْتَ تَتْلُو مِنْ قَبْلِهِ مِنْ كِتَابٍ وَلَا تَخُطُّهُ بِيَمِينِكَ إِذَا لَارْتَابَ الْمُبْطِلُونَ

قَالَ أَتَعْبُدُونَ مَا تَنْحِتُونَ

تو آپ نے فرمایا، تم انھیں پوجتے ہو جنہیں تم خود تراشتے ہو۔

- یہ ان لوگوں کے لئے غور کرنے کی چیز ہے جو بتوں کی پوجا کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سورہ مائدہ ۵۷ آیت نمبر ۷۵ میں فرماتا ہے

مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ

وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ

انْظُرْ كَيْفَ بُيِّنَ لَهُمُ الْآيَاتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنَّى يُؤْفَكُونَ

مسیح بن مریم پیغمبر ہونے کے سوا اور کچھ بھی نہیں، اس سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر ہو چکے ہیں ان کی والدہ ایک راست باز عورت تھیں، دونوں ماں بیٹے کھانا کھایا کرتے تھے۔ آپ دیکھیں کہ کس طرح ہم ان کے سامنے دلیلیں رکھتے ہیں پھر غور کیجئے کہ کس طرح وہ پھرے جاتے ہیں۔ یہ ان لوگوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے جو کہتے ہیں کہ عیسیٰ خدا ہے اگرچہ دونوں عیسیٰ اور ان کی ماں کھانا کھایا کرتے تھے جب وہ لوگ کھانے پر منحصر تھے تو یقیناً وہ خدا نہیں ہو سکتے ہو جب کہ اللہ تو تمام ضرورتوں اور حاجتوں سے بری ہے۔

اللہ تعالیٰ سورہ یس ۳۶ آیت نمبر ۷۷ سے ۷۹ میں فرماتا ہے

أَوَلَمْ يَرِ الْإِنْسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِنْ نُطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُبِينٌ .

وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَنَسِيَ خَلْقَهُ قَالَ مَنْ يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ .

قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنْشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ

کیا انسان کو اتنا بھی نہیں معلوم کہ ہم نے اسے نطفہ سے پیدا کیا ہے؟ پھر کیا ایک وہ صریح جھگڑالو بن بیٹھا، اور اس نے ہمارے لئے مثال بیان کی اور اپنی پیدائش کو بھول گیا کہنے لگا ان گلی شری ہڈیوں کو کون زندہ کر سکتا ہے؟

- یہ نکتہ ان لوگوں کو غور کرنے کے لئے ہے جو بعث بعد الموت کا انکار کرتے ہیں۔

7. انسانیت کی مشکلات کا حل

اللہ تعالیٰ سورہ اسراء ۷۱ آیت نمبر ۹ میں فرماتا ہے

إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ

یقیناً یہ قرآن وہ راستہ دکھاتا ہے جو بہت ہی سیدھا ہے۔

مثلاً

1. مساوات کا فقدان۔ قرآن ۴۹ ۱۳
2. شراب اور نشہ خوری قرآن ۵ ۹۰
3. عورتوں پر ظلم کی مخالفت
- a. نیک عمل کرنے پر اجر میں مرد اور عورت اللہ کی نظر میں برابر ہیں۔ قرآن نحل ۱۶ ۹۷، سورہ نساء ۴ ۱۲۴
- b. ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم۔ قرآن سورہ نساء ۴ ۱۹
- c. وراثت کا حق قرآن سورہ نساء ۴ ۷
- d. خود کی ملکیت کا حق قرآن سورہ نساء ۴ آیت نمبر ۲۰
4. مفلسی کی زندگی کا حل۔ قرآن سورہ توبہ ۹ آیت ۶۰
5. جوا بازی۔ قرآن سورہ مائدہ ۵ آیت ۹۰
6. خاندانی انتشار کو ختم کیا زنا کاری اور محرمات سے بدکاری پر روک لگا کر۔ قرآن سورہ مریم ۷ آیت ۳۲۔